سوال

(402) توبہ کے بعد سودی مال کی حلت اور گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ زید نے ایک زمانے تک سود لیا، بعدہ اس نے سود سے توبہ کیا۔ اب وہ سودی مال بعد توبہ کرنے کے پاک ہوگا یا نہیں اور اس کو اپنے تصرف میں لا سکتا ہے یا نہیں اور غیر شخص سود خوار کے یہاں کھا سکتا ہے یا نہیں؟

2۔ زید کاشتکاری کرتا ہے، اُسی کاشت میں سے سرکاری مال گزاری دیتا ہے یا جس زمین دار کی زمین ہے، اس کو نصف غلہ بانٹ دیتا ہے۔ آیا اس کے اوپر عشر واجب ہے یا نہیں اور سرکاری مال گزاری کچھ کسی شمار میں ہوگی یا نہیں؟

3۔ زید، جو مرتہن ہے، اشیائے مرہونہ ذوی العقول وغیر ذوی العقول، یعنی اراضیات وغیرہ سے نفع اٹھا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر اٹھا سکتا ہے تو کس دلیل سے اور ذوی العقول میں تو صراحت ہے کہ بعوض نفقہ کے لیکن غیر ذوی العقول میں کس کے عوض میں نفع اٹھا سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ زید نے جو سودی مال حاصل کیا تھا، بعد توبہ کے وہ سودی مال پاک ہوگیا، اس کو اپنے تصرف میں لا سکتا ہے۔

فَمَن جاءَهُ مَوعِظَةٌ مِن رَبِّهِ فَانتَهىٰ فَلَهُ ما سَلَفَ... ٢٧٥ ... سورة الفرقان

''پھر جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے کوئی نصیحت آئے، پس وہ باز آجائے تو جو پہلے ہوچکا، وہ اسی کا ہے''

إِلّا مَن تابَ وَءامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صٰلِحًا فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّـٔاتِهِم حَسَنٰتٍ ٧٠ ... سورة الفرقان

''جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور عمل کیا، نیک عمل تو یہ لوگ ہیں جن کی برائیاں اللہ نیکیوں میں بدل دے گا''

جو شخص سودی مال حاصل کرے، وہ مال اس کے حق میں حرام ہے، کیونکہ اس نے اس مال کو باطل اور ناجائز طور سے حاصل کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَلَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ ١٨٨ ... سورة البقرة

''اور اپنے مال آپس میں باطل طریقے سے مت کھاؤ''

لیکن دوسرے شخص کو، جس کو وہ مال زید کے ہاتھ سے مشروع اور جائز طور سے حاصل ہوا ہو، اس کے حق میں وہ مال حرام نہیں ہے، کیونکہ اس دوسرے شخص نے اس مال کو باطل اور ناجائز طور سے حاصل نہیں کیا ہے۔

2۔ اس صورت میں بھی زید کاشت کار پر عشر یا نصف عشر (جیسی صورت ہو) واجب ہے، بشرطیکہ جس قدر غلہ اس کی ملک میں حاصل ہو، وہ پانچ وسق سے کم نہ ہو اور اگر کم ہو تو واجب نہیں ہے۔

3۔ مرتہن اشیائے مرہونہ سے نفع نہیں اُٹھا سکتا، کیونکہ یہ ربا ہے، لیکن جس صورت میں اشیائے مرہونہ از قسم سواری یا دودھ کے جانور مرہون ہوں اور مرتہن ہی پر اُس کا نفقہ ہو تو مرتہن بقدر اپنے نفقہ کے ان جانوروں کی سواری اور دودھ سے نفع اٹھا سکتا ہے، قدر نفقہ سے زائد نفع نہیں اٹھا سکتا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ:617

محدث فتویٰ